جلد ۳۴ | ۲۶ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۶۵ ھ | ۲۶ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۷۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ امان۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔

مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے گھٹنے میں درد نقرس کی شدید تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی صحت ترقی کر رہی ہے۔ ابھی کمزوری کی شکایت ہے۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

آج بعد نماز عصر مسجد محلہ دار الرحمت میں تمام محلوں کی مجالس اطفال الاحمدیہ کا ماہانہ اجلاس ہوا۔ جس میں صوفی غلام محمد صاحب۔ مولوی محمد حفیظ صاحب۔ راجہ عبد الحمید صاحب آصف اور چودھری عبد الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی نے تقریریں کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں

"اے عورتو فکر نہ کرو تمہیں جو کتاب ملی ہے۔ وہ انجیل کی طرح انسانی تصرف کی محتاج نہیں۔ اور اس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں۔ اگر عورت مرد کے تعدد ازدواج پر ناراض ہے۔ تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا کا یہ فرض تھا۔ کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا۔ تا شریعت ناقص نہ رہتی۔ سو تم اے عورتو اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو۔ کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکھے۔ بے شک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مؤاخذہ ہے۔ جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا۔ مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے موردِ قہر الٰہی مت بنو ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائیگا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو۔ تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاویگا۔ اگر شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضاء و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے۔ اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضاء و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ۔ کیونکہ قضاء و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آ جاتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو۔ جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو۔ کہ تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ واری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو۔ کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔ اسراف نہ کرو۔ اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو۔ گلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۷)

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۶ ماہ امان ۱۳۲۵ہش

عورتوں کے ساتھ انسانی سلوک

(از ایڈیٹر)

اسلام کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ اس نے طبقہ نسواں کا جو احترام قائم کیا اور جو حقوق اسے دیئے وہ دنیا کے اور کسی مذہب نے نہیں دیئے۔ اور نہ کوئی حکومت آج تک دے سکی ہے۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کا یہ ارشاد موجود ہے۔ کہ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف یعنی جیسے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں ویسے ہی عورتوں کے حقوق مردوں پر ہیں۔ گویا انسانیت کے لحاظ سے ان میں کوئی فرق نہیں۔ اسلام عورت کو عورت ہونے کی وجہ سے ادنیٰ قرار نہیں دیتا۔ اور نہ مرد کو مرد ہونے کے لحاظ سے اعلیٰ ٹھہراتا ہے۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کی جن چیزوں کو بہترین اور اپنی محبوب قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک عورت ہے چنانچہ فرمایا حبب الی من دنیاکم اثنین الطیب والنساء۔

یہ تو بطور مثال خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام پیش کیا گیا ہے۔ ورنہ ہر پہلو کے لحاظ سے اسلام میں عورت کو بہترین درجہ دیا گیا ہے۔ ایسا بہترین کہ دیگر مذاہب کی لکھی پڑھی اور قابل خواتین اس پر رشک کرتی ہیں چنانچہ حال ہی میں ایک مشہور غیر مسلم خاتون مسز سروجنی نائیڈو نے ایک جلسہ عام میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کے متعلق خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک بات یہ بھی بیان کی۔ کہ "عورت کا درجہ اسلام میں بہت بلند کیا گیا"۔ (حقیقت لکھنؤ یکم مارچ ۱۹۴۶ء)

لیکن کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہے۔ کہ آج مسلمان کہلانے والوں نے عورت کو نہایت ذلیل اور حقیر قرار دے رکھا ہے۔ اس قدر حقیر کہ غیر مسلموں کو انہیں یہ بتلانے کی ضرورت پیش آرہی ہے۔ کہ جب تک عورتوں کے ساتھ انسانیت کے مطابق سلوک نہیں کیا جائے گا۔ تم ترقی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اخبار "استقلال" کوئٹہ نے لکھا ہے۔ کہ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے سبی میں ایک دربار منعقد کیا۔ اور اس میں جہاں اور بہت سی پند و نصائح بلوچستان کے ملک سرداروں کو فرمائیں۔ وہاں یہ نصیحت بھی کی۔ کہ "جب تک عورتوں کے ساتھ انسانی سلوک نہیں ہوگا۔ بلوچستان ترقی نہیں کر سکتا"۔

اس پر بے حد پیچ وتاب کھاتے ہوئے ایک مسلمان اخبار نے لکھا ہے۔

"اللہ اکبر۔ انگلستان کا باشندہ الحاد وزندقہ کی فضا میں پرورش پانے والا سیاست دان کافر و مشرک انگریز مسلمان سرداروں کو نصیحت کرتا ہے۔ کہ عورتوں کے ساتھ انسانی سلوک کرو۔ وہ مسلمان سردار جو اس اسلام کے پیرو ہونے کے مدعی ہیں۔ جس نے سب سے پہلے عورتوں کا انسانی مرتبہ معین کیا۔ اور ان کے ساتھ انسانوں کا سا سلوک کرنے کا مفصل ضابطہ بنایا"۔

مگر جب واقعہ ہی یہ ہو۔ کہ دیگر مذاہب کے لوگ اسلام کے بتائے ہوئے بعض احکام پر عمل کر کے فائدہ اٹھا رہے ہوں اور مسلمان ان کی خلاف ورزی کر کے قعر مذلت میں گرتے جا رہے ہوں۔ تو کیوں ایسے دن نہ دیکھنے پڑیں۔ بے شک یہ نہایت رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ مگر اس سے بھی زیادہ رنج اور صدمہ کی بات یہ ہے کہ یہاں تک نوبت پہنچ جانے کے باوجود مسلمانوں کو اصلاح حال کی طرف توجہ نہیں؟

پیدا ہوتی۔ اور وہ اسلام کی صحیح تعلیم حاصل کرنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے اور اسلام کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا ہے

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز کامل و مظہر اتم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو پیغام حق سنایا۔ مخلوق نے اپنی طبائع کے ماتحت جامۂ اخلاق کی تجدید کی۔ فرحوا بما عندھم من العلم کے سند برداروں نے مخالفت۔ ایذاء۔ استہزا اور بے جا نکتہ چینی کی راہ اختیار کی۔ طبقۂ جہلانے اپنے ایمان کی کشتی کو اپنے مُلّا کے سپرد کر دیا۔ مخالفت کی رُو نے حق کی تحقیق میں مشکلات پیدا کر دیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے مامور برحق نے یفیض المال کی پیشگوئی کا صحیح مصداق ہوتے ہوئے افاضہ مال میں کسی سے بخل نہ کیا۔ حتیٰ کہ اس سے وہ مخالف بھی مستفید ہوئے۔ اور ہوتے رہینگے۔ جو مُہر تکفیر بنانے والے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے مامور برحق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر پیشگوئیاں کیں۔ جن کو پورا ہوتے دیکھ کر مکذّب و مکفر سرنگوں ہوتا ہے اور مومن کے ایمان میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔

منجملہ ان نشانات صداقت کے جو مخالف کیلئے اتمام حجت ہوئے اور ہوتے رہے ہیں۔ ایک نشان یہ ہے۔ جو عنوان میں درج ہے۔ یعنی پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔ جو اپنے ظاہری معنوں میں نمودار ہوتا رہا۔ اور آج ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء کا دن پھر اس پر مُہر ثبت کر رہا ہے۔ یہاں ایبٹ آباد میں آجکل موسم کا یہ حال ہوتا ہے کہ جاڑے کی دھوپ میں ملاحت نہیں رہتی۔ چند دن مطلع صاف رہے تو دھوپ میں نہیں بیٹھا جا سکتا۔ بہار کے دن ہیں۔ مگر رات سے متواتر بارش ہو رہی ہے۔ اور اب ما بین ۱۱-۱۲ بجے دن برف باری نے دسمبر و جنوری کے دن یاد کرا دیئے ہیں۔ قریب کے پہاڑوں پر برف نے ڈیرہ جما کر منظر کو سبزی سے سفیدی میں تبدیل کر دیا ہے۔ اور سردی کا یہ حال ہے۔ کہ راقم الحروف کبھی انگلیوں کو گرم کر کے حس پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور کبھی کاغذ پر حروف ثبت کرتا ہے۔ اور ساتھ ہی پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن ورد زبان بنا کر ان الفاظ کے متکلم اور متکلم کے مصدق پر سلام و درود بھیجکر ایمانی لذت حاصل کر رہا ہے۔ یہ مصرع صداقت کے ان نشانوں میں سے ہے۔ جو کسی تاویل کے محتاج نہیں۔

خاکسار عبد السبوح مولوی فاضل ایبٹ آباد

"الفضل" کے خریداروں کے لئے ایک ضروری اطلاع

جن احباب کو اخبار الفضل کے دیر سے پہنچنے اور بے قاعدہ وی۔ پی جاری ہونے یا عملہ الفضل کی طرف سے خطوط کے جوابات نہ ملنے کی شکایت ہو۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صیغہ الفضل نظارت دعوۃ وتبلیغ کے ماتحت ہے۔ اس لئے وہ اپنی شکایات "ناظر دعوۃ وتبلیغ" کے پتے پر تحریر فرمائیں۔ تا ان کی شکایات کا ازالہ کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں یہ امر احباب کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ کہ دیر سے اخبار پہنچنے کی ذمہ داری زیادہ تر مقامی پوسٹ آفس والوں پر ہوتی ہے۔ اس لئے اپنے شہر کے پوسٹ آفس سے پہلے تحقیقات ضرور کر لینی چاہیئے۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی نہایت عظیم الشان پیشگوئیاں (۲)

”دومہ کی بابت الہامی کلام“ کس طرح پورا ہوا

اللہ تعالےٰ کے نبی حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی یروشلم اور بابل کی نسبت پیشگوئیاں گزشتہ قسط میں پیش کی گئی ہیں آج انشاء اللہ ایک ایسی پیشگوئی کے متعلق عرض کیا جائے گا۔ جس کا یہود و نصاریٰ اور مسلمانوں سے گہرا تعلق ہے۔ مگر اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ اور وہ ”دومہ کی بابت الہامی کلام“ ہے۔ اس پر غور کرنے اور سیاق و سباق دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نہایت اہم اور عظیم الشان واقعات سے تعلق رکھتی ہے۔ مفسرین بائیبل نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے محض قیاس آرائیوں سے کام لے کر صحیح راستہ اختیار نہیں کیا اور حقیقت کا انکشاف کرنے سے دیدہ دانستہ گریز کیا ہے۔ اس کے الفاظ ہیں۔

”دومہ کی بابت الہامی کلام۔ کسی نے مجھے سعیر سے پکارا۔ کہ اے نگہبان رات کی کیا خبر ہے۔ اے نگہبان رات کی کیا خبر ہے۔ نگہبان بولا صبح ہوتی ہے اور رات بھی۔ اگر تم پوچھو گے تو پوچھو تم لوٹ کر آؤ“

دومہ کیا ہے

ریورنڈ میتھیو ہنری نے اپنی تفسیر میں اس آیت کی نسبت لکھا ہے۔ کہ ”دومہ کے متعلق پیشگوئی نہائت مختصر ہے۔ اور ساتھ ہی سمجھنے کے لئے مبہم اور مشکل ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ دومہ عرب کا ایک علاقہ ہے۔ اور اس کے باشندے دومہ جو اسمٰعیل کا چھٹا بیٹا تھا۔ جیسا کہ قیدار (آیت ۱۶-۱۷) اسمٰعیل کے دوسرے بیٹے سے بنتے کی اولاد تھے (پیدائش ۲۵: ۱۳، ۱۴) دوسرے چونکہ سعیر کا یہاں ذکر آیا ہے۔ دومہ سے عدومیہ یا عدومیوں کا ملک مراد لیتے ہیں“۔ یہاں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عدوم حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے عیسو نے جسکا دوسرا نام عدوم (لال) تھا آباد کر کے ایک زبردست حکومت قائم کی تھی۔ اور جیسا کہ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے عیسو اور اس کے بھائی حضرت یعقوب کی باہمی سخت عداوت تھی۔ جو ہمیشہ ان کی اولاد عدومیوں اور بنی اسرائیل میں قائم رہی۔

مفسرین بائیبل کی تشریحات

لفظ سعیر کی آڑ لے کر اور دومہ لفظ کے سیدھے سادے معنے اور اس سے جو کچھ حقیقتاً مراد ہے۔ اسے نظر انداز کر کے اکثر مفسرین بائیبل نے جو تشریح کی ہے۔ مختصراً حسب ذیل ہے۔ اس کے ساتھ ہم اپنی تحقیق بھی عرض کر دینگے۔

(۱) دومہ دراصل عدوم تھا۔ پہلا عبرانی حرف بغرض اختصار حذف کر دیا گیا۔ اور دومہ لکھا گیا۔ اگر یہ صحیح ہے۔ تو دوم رہ جانا چاہیئے تھا۔ نہ کہ دومہ۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ عدوم کو بائیبل میں عدومیہ بھی لکھا گیا ہے۔ اور پہلا حرف حذف کرنے کے بعد دومیہ پھر بغرض سہولت دومہ کر دیا گیا۔ لیکن یہ قابل ذکر امر ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری کے زمانہ تک عدوم کبھی عدومیہ نہیں لکھا گیا تھا۔ صرف چار انجیلوں میں جو حضرت مسیح کے پچاس یا ستر سال بعد لکھی گئیں۔ عدومیہ استعمال ہوا ہے۔ حضرت یسعیاہ کے زمانہ میں یقیناً عدوم ہی لکھا جاتا تھا۔

(۲) دومہ کے لفظی معنے خاموشی یا تباہی کے ہیں۔ جہاں تباہی ہو جائے۔ وہاں گویا خاموشی کا عالم ہوتا ہے۔ چونکہ اس پیشگوئی میں عدوم کی تباہی مقدر تھی۔ اس لئے اسرائیلی بدشگونی کے طور پر عدوم کو دومہ پکارتے تھے۔ لیکن اس خیال کی تائید توریت کی کسی اور آیت سے نہیں ہوتی۔

(۳) یہ پیشگوئی اس وقت پوری ہوئی جب اسیریا کے بادشاہ سرجون نے جو ۷۲۲ تا ۷۰۵ قبل مسیح یسعیاہ نبی کے زمانہ میں حکومت کرتا تھا۔ عدوم پر ۷۱۱ اور ۷۱۰ قبل مسیح کے درمیان چڑھائی کر کے اسے تہ و بالا کیا۔ لیکن حضرت یسعیاہ ۷۵۸ سے ۶۹۸ تک یعنی سرجون کی وفات کے بعد سات آٹھ سال تک اور عدوم پر چڑھائی کے بارہ تیرہ سال بعد زندہ رہے۔ اور یہ پیشگوئی جس کی نسبت انہوں نے اتنی بے چینی اور گھبراہٹ کا اظہار کیا۔ ان کی زندگی میں پوری ہوئی۔ جو ان کی صداقت اور بنی اسرائیل کی الٰہی نصرت کی ایک بیّن دلیل اور کھلا نشان تھا۔ مگر توریت جو چھوٹے چھوٹے واقعات بیان کرتی ہے۔ اور جس نے سرجون کے جرنیل تارتان کے اشدود اور یروشلم پر حملہ کی تفصیلات بیان کی ہیں (یسعیاہ ۲۰: ۱) اس کے پورا ہونے کا اشارۃً بھی کہیں ذکر نہیں کیا۔ بلکہ اس آیت کے حاشیہ پر حضرت یسعیاہ کے بعد آنے والے نبیوں کی کتابوں کے حوالے دے کر گویا یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے بھی یسعیاہ کے بعد عدوم کی نسبت ایسی ہی پیشگوئیاں ظاہر کی تھیں۔ یا بالفاظ دیگر پہلی پیشگوئی بعد کے آنے والے نبیوں کے زمانہ تک پوری نہیں ہوئی تھی۔

(۴) سعیر سے مراد کوہ سعیر ہے۔ جو عدوم کے بیچوں بیچ شمالاً جنوباً واقع تھا اس لئے پیشگوئی کا اطلاق حکومت عدوم پر کیا گیا ہے۔ لیکن توریت۔ تاریخ اور جغرافیہ سے ثابت ہے۔ کہ سعیر نام کے کئی اور بھی مقامات تھے۔ مفسرین نے کیونکر سمجھ لیا۔ کہ اس سے مراد عدوم کا کوہ سعیر ہے۔ جبکہ سعیر کے ساتھ لفظ ”کوہ“ نہیں ہے۔ اور لفظ دومہ جس کا عدوم پر اطلاق کیا جاتا ہے۔ خود ہی مشتبہ معلوم ہوتا ہے۔ یروشلم کے قریب وجوار میں کئی سعیر تھے (۱) جہاں اہود موآب کے بادشاہ عجلان کو قتل کر کے فرار ہو گیا۔ (قاضیوں ۳: ۲۶) (۲) ناصرہ میں ایک سعیر تھا جس کا حوالہ امام شہاب الدین بغدادی نے اپنی مشہور تالیف معجم البلدان میں زیر لفظ سعیر دیا ہے (۳) کوہ سعیر جس کی چوٹی پر اب بھی قصبہ سعری قریۃ العنب کے نزدیک پرانے علاقہ یہودہ اور بن یامین کی سرحد پر موجود ہے (یوشع ۱۵: ۱۰)

نیز انسائیکلو پیڈیا ببلیکا وجیوسش انسائیکلو پیڈیا توریت میں کسی اور مقام پر جہاں تک مجھے علم ہے۔ دُومہ یا محض سعیر عدوم کے لئے استعمال نہیں ہوا۔ ہاں کوہ سعیر۔ کوہ عیسو۔ تیمان ضرور استعمال ہوئے ہیں جہاں صرف سعیر آیا ہے۔ اس سے مراد کوئی اور مقام ہوتا ہے۔

۵۔ پکارنے والے سے مراد کوئی عدومی ہے جو گھبراہٹ میں نگہبان سے آئندہ پیش آنے والے واقعات کی نسبت دریافت کرتا ہے۔ مگر کن قرائن سے سعیر سے پکارنے والے سے مراد کوئی عدومی لیا گیا ہے۔ یہ نہیں بتائے گئے حالانکہ اسی باب کی چھٹی آیت سے ظاہر ہے۔ کہ یسعیاہ نبی نے بارش والی دیدگاہ پر نگہبان خبریں بتانے کے لئے کھڑا کیا تھا۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ نگہبان ہمیشہ انہیں خبریں دیا کرتا ہے۔ جو اسے کھڑا کرتے ہیں نہ کہ دشمن کو۔ دشمن تو ایسے برجوں آلات خبررسانی وغیرہ اور انہیں استعمال کرنے والوں کو تباہ کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں تا نگہبان کے ملک والوں کو کوئی خبر ان کی آمد کی نہ پہنچ سکے اور وہ اچانک اور بے خبری میں جا پڑیں۔ عدومیوں اور اسرائیلیوں کی قدیم سے دشمنی تھی۔ اسرائیلیوں کے مقرر کردہ نگہبان سے ان کا کیا تعلق۔ پھر حضرت یسعیاہ تو بنو اسرائیل کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے اور عدومی ان پر یا دوسرے اسرائیلی نبیوں پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اور نہ ان کی پیشگوئیوں پر انہیں یقین تھا۔ پھر وہ کیونکر گھبرا اٹھتے اور گھبراہٹ میں آئندہ پیش آنے والے واقعات دریافت کرتے۔ پھر سوال و جواب سے ظاہر ہے کہ پوچھنے والا کوئی اپنا ہی آدمی ہے۔ نہ کہ دشمنوں میں سے۔

۶۔ "صبح ہوتی ہے اور رات بھی" کا مطلب یہ بتایا گیا ہے۔ کہ نگہبان کہتا ہے میں صبح شام دیدگاہ پر کھڑا نگہبانی کرتا ہوں۔ یہ بھی تفسیر کی گئی ہے۔ کہ قوموں پر دن بھی آتا ہے اور رات بھی۔ یعنی وہ ترقی بھی کرتی ہیں اور ان پر زوال بھی آتا ہے۔ یعنی عدومیوں پر رات بھی آئیگی۔ لیکن یہاں بھی عدومی قوم مراد لینا مشتبہ امر ہے۔

۷۔ نگہبان رات کی کیا خبر ہے۔ نگہبان رات کی کیا خبر ہے"۔ اور "اگر تم پوچھوگے تو پوچھو"۔ ان الفاظ سے پوچھنے والے کا اصرار اور گھبراہٹ معلوم ہوتی ہے۔ اور نگہبان کا صحیح خبر دینے میں تامل ظاہر ہوتا ہے۔ گویا خبریں خوش کن نہیں۔ بلکہ گھبرا دینے والی ہیں۔

۸۔ تم لوٹ کر آؤ۔ یہاں مفسرین نے مراد خدا کی طرف لوٹ کر آنے یا اس کی طرف رجوع کرنے اور توبہ کرنے سے لی ہے۔ یعنی عدومی سے نگہبان کہتا ہے۔ کہ تم توبہ کرو۔ حالانکہ ان کی اور اسرائیلیوں کی عداوت اور دشمنی کے پیش نظر انہیں ایسی نصیحت کرنا بے معنی ہے۔ الفاظ نہایت مختصر لیکن معنی خیز ہیں۔ یہاں یقیناً کوئی قوم مخاطب ہے لیکن عدومی نہیں ہو سکتے۔ لوٹ کر آنے کا محاورہ توبہ اور رجوع الی اللہ کے لئے بائیبل میں جگہ جگہ استعمال ہوا ہے۔

پیشگوئی کا صحیح اطلاق

اب ہم توریت کے دوسرے پیشکردہ واقعات اور تاریخی شہادت کی روشنی میں ان آیات پر غور کرینگے۔ اور یہ بتائینگے کہ ان کا صحیح اطلاق کن واقعات پر ہوا اور یہ پیشگوئی کیسے پوری ہوئی۔

دُومہ حضرت اسمٰعیل کا بیٹا تھا۔ اور اپنے دوسرے گیارہ بھائیوں کی طرح اس نے بھی اپنے نام سے عرب میں ایک علاقہ۔ شہر اور قلعہ آباد کیا تھا۔ (پیدائش $\frac{۲۵}{۱۴-۱۶}$ اور ۱۔ تواریخ $\frac{۱}{۳۰}$) اب بھی اس نام کا شہر حجاز کے شمال میں عرب میں موجود ہے۔ جس کا موجودہ نام الجوف ہے۔ توریت میں جہاں کہیں لفظ دُومہ آیا ہے۔ اس سے مراد حضرت اسمٰعیلؑ کا بیٹا۔ اس کا شہر۔ قلعہ یا علاقہ ہی ہوا کرتا ہے۔ ترتیب عبارت اور الفاظ آیت سعیر سے پکارنے والے کی گھبراہٹ نگہبان کا جواب دینے میں تامل کرنا مگر پھر نہایت مختصر لیکن معنی خیز الفاظ میں سب کچھ بتا دینا ظاہر کرتے ہیں کہ دُومہ سے متعلق نہایت عظیم الشان واقعات ہیں یہ سعیر سے پکارنے والا کوئی بڑی ہستی ہے۔ یعنی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جن کی نسبت حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنی مشہور پیشگوئی "خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا"۔ (استثنا $\frac{۳۳}{۲}$) میں اشارہ فرمایا تھا۔ اور سعیر پر خداوند کا طلوع ہونا اور سعیر سے پکارنے کی پیشگوئیاں اس وقت پوری ہوئیں جب حضرت عیسٰی علیہ السلام اپنی پوری شان وشوکت کے ساتھ سعیر سے ہوتے ہوئے جو یہودہ اور بن یامین کی سرحدوں پر واقعہ تھا۔ یروشلم اور بنو اسرائیل میں آخری دفعہ اتمام حجت کے لئے تشریف لائے قرآن کریم کی اصطلاح میں انہیں منادیاً ینادی للایمان یعنی ایمان لانے کے واسطے پکارنے والا کہہ سکتے ہیں۔ عیسائی بھی پیغام مسیح پہنچانے والوں کو منادیا ندا دینے والے کہا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح حضرت یسعیاہ کے جانشین اسرائیلیوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور ان ہی لوگوں میں سے تھے جن کے مناد کے لئے نگہبان مقرر کیا گیا تھا حضرت یسعیاہ اپنی قوم کے بتدریج تنزل اور تباہی کے مناظر اپنے کشف میں دیکھ کر کانپ گئے دومہ سے متعلق منظر میں انہیں اپنا ایک جانشین جس کا سعیر سے تعلق ہونا تھا نگہبان سے ان ہی کی طرح گھبراہٹ میں اصرار کے ساتھ دریافت کرتا ہوا دکھایا گیا۔ یروشلم اور اسرائیل کی دو دفعہ تباہی مقدر تھی پہلی بابلیوں کے ہاتھوں جس کی نسبت آیات دس تک اشارات ہیں۔ اور دوسری کا ذکر آیت زیر بحث میں ہے۔ حضرت مسیح قوم کے لئے نوید صبح لائے۔ لیکن ان کی تکذیب اور مخالفت انتہا تک پہنچائی گئی۔ یہود اور یروشلم کی دوبارہ تباہی کے کشفی نظارے دیکھ کر حضرت مسیح بھی سخت بیقرار ہوئے تھے (متی $\frac{۲۲}{۳۷ و ۳۸}$) انہیں بتایا گیا کہ جس طرح رات اور دن آتے رہتے ہیں اسی طرح قوموں پر عروج وزوال آتے رہتے ہیں چنانچہ جو کچھ حضرت یسعیاہ نے اور پھر حضرت مسیح نے دیکھا وُہ پورا ہوا۔ یہود نے حضرت مسیح کو صلیب پر کھینچا اور ہمیشہ کے لئے مغضوب علیہ قوم بن گئی اس واقعہ کے ستر سال بعد یروشلم اور اسرائیل پر رومیوں کے ہاتھوں المناک تباہی آئی مگر اڑھائی سو سال بعد رومی سلطنت نے عیسائیت قبول کر لی۔

ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت یسعیاہ نے اپنے مکاشفہ میں سعیر سے پکارنے والے مسیح ناصری اور اپنے مقرر کردہ نگہبان کا مکالمہ سنا۔ اس میں نگہبان حضرت مسیح سے یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ آپ کی قوم پر صبح آئی۔ اب رات بھی آئیگی۔ لیکن اگر آپ مزید دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اس رات کے بعد کیا ہوگا۔ یا اس رات کی تاریکی اور مصائب سے بچنے کا کیا طریق ہے۔ تو سنیئے۔ آپ کی قوم توبہ کرے اور رجوع الی اللہ کرے ورنہ دُومہ کا عذاب اور مصیبت اس کے لئے مقدر ہے۔

دومہ کے متعلق تاریخی واقعات

اب ہم دومہ کی نسبت تاریخی واقعات پیش کرتے ہیں۔ دومہ شام کی سرحد کے قریب مدینہ سے پندرہ سولہ دن کی مسافت پر ہے۔ اور ابتدائے اسلام میں اس کے قرب وجوار میں عیسائی قبائل آباد تھے۔ جب حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عرب میں اقتدار بڑھنے لگا تو آپ نے سرحدوں کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ قافلے جو عرب سے شام جاتے تھے انہیں دومہ کے مشرک اور عیسائی قبائل نے تنگ کرنا شروع کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک ہزار کی فوج لیکر دُومہ پہنچے لیکن لٹیرے آپ کی آمد کی خبر پاتے ہی ادہر ادہر بھاگ گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چند روز قیام فرما کر مدینہ تشریف لے آئے بظاہر یہ ایک بالکل معمولی واقعہ تھا جس کی نسبت اس زمانہ کی نہایت پرشوکت حکومت رومی نے توجہ کرنا بھی اپنی شان کے شایاں نہ سمجھا۔ لیکن یہ ناقابل التفات واقعہ نہایت عظیم الشان واقعات اور بے نظیر انقلاب کا پیش خیمہ تھا اور گذشتہ انبیاءؑ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا

ایک کھلا نشان اسلامی مورخین نے کماحقہ اس واقعہ پر توجہ نہیں دی۔ ہاں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سیرت خاتم النبیین میں فرماتے ہیں:-

"اس غزوہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ اہل دومہ مرعوب ہو کر اپنی مفسدانہ کارروائیوں سے باز آ گئے اور مظلوم مسافروں کو نجات مل گئی۔ دوسرے شام کی سرحد میں جہاں ابھی تک مسلمانوں کا صرف نام ہی پہنچا تھا اور لوگ اسلام کی حقیقت سے بالکل ناآشنا تھے اسلام کا گونہ انٹروڈکشن ہو گیا اور اس علاقہ کے لوگ مسلمانوں کے طریق و تمدن سے ایک حد تک واقف ہو گئے۔"

دومہ کی دوسری مہم حضرت عبدالرحمٰن کی قیادت میں ہوئی بعض عیسائی سردار اسلام لائے اور بعض نے خراج دینا قبول کیا۔ تیسری مہم حضرت خالد کی سالاری میں غزوہ تبوک کے موقعہ پر ہوئی۔ اس کی نسبت سرولیم میور اپنی تصنیف لائف آف محمدؐ میں لکھتا ہے۔

"اس موقعہ پر (یعنی غزوہ تبوک پر) مسلمانوں کا رومی سلطنت کے مقابلہ پر سب سے بڑا اجتماع ہوا تھا۔ افواہیں تھیں کہ تمام رومی رؤسا سرحد شام پر جمع ہیں اور ہرقل خود حملہ کے لئے نکلا ہے لیکن سب غلط ثابت ہوئیں اور بیس روز محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے تبوک پر قیام کیا لیکن خالد کی قیادت میں چار سو سوار دومہ روانہ کئے جو اس کے سردار اکیدر کو گرفتار کر کے مدینہ لایا آس پاس کے دیگر عیسائی رؤساء نے بھی اطاعت قبول کی۔"

یہ سب سے پہلا میدان تھا جس میں حضرت خالدؓ نے اپنے جوہر شجاعت دکھلائے اور عیسائیوں میں ان کی دھاک بندھ گئی در حقیقت عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان یہ سب سے پہلا مقابلہ تھا۔ جنگ موطا کی نسبت صفحہ ۳۸۰ پر میور لکھتا ہے۔

"غسانی سردار نے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لشکر کی آمد سنکر قرب وجوار کے رؤسا کی امداد طلب کی۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے سرحد شام پر وقتاً فوقتاً معاندانہ حملے۔ دومہ کی آئے دن کی مہمات خیبر کی فتح اور محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا شمالی جانب عام متشددانہ رویہ سرحد پر بے شک احتیاطی تدابیر کا موجب تھے۔ چنانچہ ہرقل کا بھائی تھیوڈورس دو لاکھ کی فوج لے کر نکلا۔"

ان شمالی مہمات کے سلسلہ میں میور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مراسلات کے تذکرہ میں جو آپ نے شاہان وقت کے نام ارسال فرمائے تھے صفحہ ۳۵۷ پر لکھتا ہے

"تھوڑا عرصہ بعد ایک اور خط (یعنی شہنشاہ ہرقل کو آنحضور کا خط ملنے کے بعد) جس پر وہی مہر ثبت تھی اور وہی مضمون تھا۔ ہرقل کے دربار میں پہنچا یہ حارث ہفتم رئیس غساں کے نام تھا جس نے اسے شہنشاہ کے حضور اپنی عرضداشت کے ساتھ جس میں اس بے باک جھوٹے مدعی (نعوذ باللہ) کو سزا دینے کی درخواست کی گئی تھی بھیجا۔ مگر ہرقل نے عرب سے آنے والی اس بدشگون آواز پر توجہ کرنا اپنی شان کے خلاف سمجھ کر اس مہم کی ممانعت کر دی اور خواہش ظاہر کی کہ حارث یروشلم میں ہیکل کی زیارت کی تقریب پر شاہی ہمرکاب ہو۔ شہنشاہ یہ تھوڑا ہی گمان کرتا تھا۔ کہ وہ حکومت جو ایک گمنام جھوٹا مدعی (نعوذ باللہ) دنیا کی نظروں سے پوشیدہ عرب میں قائم کر رہا تھا۔ چند برسوں کے اندر اندر ہی اس کے قبضہ سے وہ مقدس شہر اور سرسبز و شاداب علاقے جو اس نے اتنی تگ و دو اور اس غدر شان کے ساتھ حال ہی میں ایرانیوں سے واپس لئے تھے چھین لیگا۔"

عہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں حضرت خالد نے سنہ ۱۲ھ میں دومہ پر پھر حملہ کیا۔ کیونکہ اکیدر اور دوسرے عیسائی رؤسا نے بغاوت کر دی تھی۔ حضرت خالد نے عیسائیوں سے کثرت کے ساتھ جنگیں لڑیں اور ہمیشہ شاندار کامیابی حاصل کرتے رہے۔ اس شہر دومہ نے ہی عیسائی حکومت کے رعب و اقتدار کی جڑیں کھوکھلی کر دیں یہ امر بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ میور دومۃ الجندل کو ہر جگہ محض دُومہ ہی لکھتا ہے۔

ان واقعات سے ظاہر ہے۔ کہ دومہ کی پہلی مہم اگرچہ نہایت معمولی تھی لیکن عیسائی دنیا کے لئے ایک انتباہ اور تازیانہ تھی۔ جس کی طرف حضرت یسعیاہ تیرہ سو سال قبل اشارہ کر چکے تھے نگہبان نے سعیر سے پکارنے والے کو بھی متنبہ کر دیا تھا۔ لیکن یہود و نصاریٰ نے اسے نہ سنا۔ بار بار دومہ کا انذار واقعات نے انکے سامنے پیش کیا۔ لیکن انہوں نے پرانہ کی۔ دومہ کے پہلے فاتح کے ہاتھوں انہیں متعدد مرتبہ سخت ہزیمت اٹھانی پڑی لیکن انکار پر مصر رہے۔ اس آواز اور رات کے بعد دوبارہ صبح کی خوشخبری لانے والے کی پکار کی کھلم کھلا تکذیب کر کے ہمیشہ کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو تباہ کر لیا۔

سیاسی پہلو کے علاوہ روحانی لحاظ سے بھی بنو اسرائیل پر دومہ یا خاموشی کا عالم نہایت مکمل طور پر مہم دومہ کے وقت سے چھایا ہوا ہے۔ در حقیقت عیسائیوں پر دومہ کی پہلی مہم کے وقت پہلی مرتبہ اتمام حجت ہوئی تھی۔ ہمارا ایمان ہے حضرت مسیح ناصریؑ کی انتہائی مخالفت کر کے یہودیوں پر روحانی موت آ چکی تھی۔ اور ان کا اللہ تعالےٰ سے تعلق بالکل کٹ چکا تھا۔ لیکن مسیحی سلسلہ موسوی سلسلہ کی ایک شاخ تھی۔ اس لئے بنو اسرائیل یا موسوی سلسلہ میں ابھی کچھ خیر و برکت موجود تھی۔ جو دومہ کی نسبت الہامی کلام کے پورا ہونے کے وقت سے یہ شاخ بھی بالکل خشک ہو گئی۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح ناصری کے زمانہ تک تیرہ چودہ سو سال میں اسرائیلیوں میں ہزارہا نبی اور لاکھوں خدا سے تعلق رکھنے والے اور ہمکلام ہونے والے پیدا ہوئے۔ اور ہر ایک وقت کئی کئی نبی موجود ہوتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح پر دو ہزار اور مہم دومہ پر تیرہ سو سال گزر گئے۔ اور ایک بھی ایسا انسان بنو اسرائیل میں سے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جس نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہو یا اس تیرہ سو سال کے اندر مسیحیوں میں سے ہی کسی نے خدا سے گزشتہ انبیاء اور صلحاء اسرائیل کی طرح ہمکلام ہونے کا دعوےٰ کیا ہو کیا اس زمانہ میں انہیں پے در پے ایسے ریفارمر اور مصلح درکار نہ تھے۔ اور اب ان کی اصلاح تکمیل کے انتہائی مراتب پر پہنچکر کسی ایسے انسان کی آمد کی متقاضی نہیں رہی۔ کیا انجیل میں حضرت مسیح نے بار بار نہیں فرمایا۔ کہ جو معجزات و کرامات میں دکھاتا ہوں۔ اگر تم میں رائی کے برابر ایمان ہو۔ تو اس سے کہیں زیادہ دکھا سکتے ہو۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا اور موجودہ زمانہ میں آپ کے غلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے خلفاء سارے عالم میں شائع فرما رہے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کے سوا تمام مذاہب اور اقوام پر آسمان کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔ اور وہ عام روحانی برکات اور انعامات سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن یہود و نصاریٰ میں سے کوئی بھی نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ جو اپنے اندر رائی بھر ایمان رکھنے اور خدا سے تعلق کا ثبوت دینے کی جرأت کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں بار بار غیرت دلائی۔ مگر وہ کوئی جواب نہیں دیتے خاموش ہو گئے۔ گویا دنیا سے ہی رخصت ہو گئے ہیں۔ کیا صحیح معنوں میں بنو اسرائیل پر دومہ یعنی خاموشی یا تباہی نہیں آ گئی۔ کیا دومہ کی نسبت الہامی کلام انہی کے متعلق نہ تھا۔ جنہیں آج سے چھبیس سو سال پہلے ان کے اپنے ہی ایک نبی نے سنایا تھا

دومہ کے لفظی معانی کے پیش نظر ایک اور امر بھی قابل ذکر ہے۔ عرب اپنی فصاحت و بلاغت پر نازاں ہو کر دوسری اقوام کو تحقیراً عجم یا گونگا کہا کرتے تھے۔ لیکن قرآن کریم نے **فاتوا بسورۃ من مثلہ** کا چیلنج دیکر انہیں گونگا اور خاموش کر دیا۔ عرب میں عیسائی اور یہود چاروں طرف پھیلے ہوئے تھے۔ اور متمدن اور علمی مذاق رکھنے والے تھے۔ اور اہل زبان میں شمار ہوتے تھے۔ کیا انہیں اس چیلنج کا علم نہ تھا۔ پھر انہوں نے باوجود اپنے علم و فضل کے اس کتاب یا اس کے کسی جزو کی مثل لانے کی کوشش کیوں نہ کی تا ایسا مدعی خاموش ہو جاتا۔ لیکن خداوند بنو اسرائیل کے خدا کے نوشتے پورے ہونے تھے۔ وہ پورے ہو کر رہے۔ اور دومہ کی نسبت الہامی کلام کی صداقت نہایت شان کے

فی الواقعہ اسلام خطرہ میں ہے

آج کل یو۔پی میں صوبجاتی الیکشنوں کی وجہ سے مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان سخت مقابلہ ہو رہا ہے۔ ہر دو فریق اپنے اپنے حق میں پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ مسلمان "اسلام خطرہ میں ہے" کہکر مسلمانوں کو لیگ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی دعوت دے رہے ہیں اور کانگریس قومیت کے جذبے کو بھڑکا کر مذہب کو اس کی لپیٹ میں لینا چاہتی ہے۔ اس نے آزاد ہند فوج کے آزاد شدہ کیپٹن شاہنواز خاں صاحب کو یو۔پی کے بڑے بڑے شہروں میں مسلمانوں میں پروپیگنڈا کرنے کیلئے مقرر کر رکھا ہے۔ وہ ہر جگہ یہی کہتے پھرتے ہیں کہ ہندوستان میں اسلام کو ہرگز کوئی خطرہ نہیں یہ محض الیکشن جیتنے کے لئے ایک ڈھونگ ہے۔ اسلام اگر خطرے میں ہے تو انڈونیشیا میں یا فلسطین میں مگر ہندوستان میں نہیں ۷ ماہ حال کو انہوں نے کانپور شہر میں بھی تقریر کی اور وہی بات دہرائی۔ کہ ہندوستان میں اسلام کو بالکل کوئی خطرہ نہیں۔

کیپٹن صاحب موصوف کے اس بیان کو ناواقفیت پر محمول کیا جائے۔ یا جاہل مسلمانوں سے دوستی کے پردہ میں دشمنی سمجھا جائے۔ بہر حال یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ اسلام ساری دنیا میں ہی خطرے میں ہے۔ اور ہندوستان کو اس سے مستثنیٰ کرنا کسی صورت میں بھی درست معلوم نہیں ہوتا آج اسلام کو محفوظ سمجھنا ایک مسلمان کی مذہبی حس کی موت کی علامت ہے۔ کیا اسلام کیلئے اس وقت خطرہ پیدا ہوگا۔ جب اس کا نام بھی مٹ جائیگا۔ کیونکہ اس وقت عام مسلمانوں میں صرف نام کے اسلام کا باقی ہی کیا ہے۔ خصوصاً یو۔پی کے دیہاتی مسلمانوں کو تو وضع قطع لباس معاشرت اور رسم و رواج کے علاوہ ناموں کے لحاظ سے بھی اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن ان کے ارتداد کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ وہ آج سے برسوں پہلے مرتد ہو چکے ہوتے ہیں۔ آج تو صرف اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے۔

یہ تو واقعات کی شہادت ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس زمانہ کے ایک مستند مورخ علامہ شبلی نعمانی کی تحریر بھی ہماری مؤید ہے۔ اپنی تصنیف علم الکلام صفحہ ۲ پر فرماتے ہیں۔ "عباسیوں کے زمانے میں اسلام کو جو خطرہ کا سامنا تھا۔ آج اس سے کچھ بڑھ کر اندیشہ ہے مغربی علوم گھر گھر پھیل گئے ہیں۔ اور آزادی کا یہ عالم ہے۔ کہ پہلے زمانہ میں حق کہنا اس قدر سہل نہ تھا۔ جتنا آج ناحق کہنا آسان ہے۔ مذہبی خیالات میں عموماً بھونچال سا آگیا ہے۔ نئے تعلیم یافتہ بالکل مرعوب ہو گئے ہیں۔ قدیم علماء عزلت کے دریچہ سے کبھی سر نکال کر دیکھتے ہیں۔ تو مذہب کا افق غبار آلود نظر آتا ہے۔"

غرضیکہ عالم ہوں یا جاہل۔ ادنیٰ ہوں یا اعلیٰ تمام اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اسلام کو سخت خطرہ درپیش ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اسلام کے تنزل کے آثار خلافت راشدہ کے بعد ہی پیدا ہو گئے تھے۔ لیکن اس وقت جہاں خرابیاں تھیں۔ اُن کے ساتھ خوبیاں بھی تھیں۔ اگرچہ اسلام کا نظام حکومت مٹ چکا تھا۔ مگر اس کی تاثیرات باقی تھیں مسلمانوں کے اخلاق میں اسلامی اخلاق کی جھلک تھی۔ ان کی تجارت پر اسلامی احکام حکمرانی کرتے تھے پھر رفتہ رفتہ ان میں بھی زوال آنا شروع ہوا۔ مذہب۔ اخلاق۔ سیاست۔ تجارت۔ قربانی اور اتحاد ایک ایک کرکے رخصت ہوئے اور آخری زمانے میں اسلام کا ہر عضو مفلوج اور ہر حصہ بیکار نظر آنے لگا۔ اور مسلمان کہلانے والوں نے اسلام کا وہ بھونڈا نقشہ پیش کیا۔ کہ ذلیل سے ذلیل عقیدہ رکھنے والا شخص بھی اس پر معترض ہوا۔ اس ضلالت مبین کے وقت انہیں ایک ہادی کی ضرورت محسوس ہوئی کچھ آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھے تھے۔ اور کچھ غار سے نکلنے والے کے منتظر تھے کہ وہ موعود کھڑا ہوا۔ اور اُس نے با آواز بلند پکار اکر کہا

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نور خدا جس سے ہوا دن آشکار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

لیکن اکثر لوگ اس کی آواز کے شنوا نہ ہوئے اور اپنے اپنے طور پر جد و جہد میں مشغول ہو گئے آج مسلمانوں کا زیادہ رجحان سیاسی آزادی اور حکومت لینے کی طرف ہے۔ یہ چیز اپنی ذات میں بری نہیں۔ لیکن قابل غور امر یہ ہے۔ کہ کیا موجودہ حالت میں یہ کوشش کرنا یا اس کوشش کا کامیاب ہو جانا اسلام کے لئے نفع بخش ہوگا یا نقصان دہ۔ ایک ماہر طبیب کا سب سے پہلا یہ کام ہوتا ہے۔ کہ وہ مرض کی تشخیص کرے۔ جب بیماری معلوم ہو جائے تو اس کے لئے مناسب علاج تجویز کرے۔ اور جب کامل صحت حاصل ہو جائے۔ تو پھر جسم کو مضبوط بنانے کے لئے طاقت دینے والی دوائیں استعمال کرائے۔ تاکہ بیماری کمزوری کی وجہ سے دوبارہ عود نہ کرے۔ لیکن اگر یکدم مقوی ادویہ دیدی جائیں۔ تو ایسا شخص بھی نیم حکیم خطرہ جان کا مصداق ہوگا اور اگر بد قسمتی سے مریض نے انہیں استعمال بھی کر لیا ہے۔ تو پھر اس کی خیر نہیں ہو سکتی اس لئے کہ بیماری ہی ضعف اور بے طاقتی کی وجہ سے ہو۔ لیکن مسلمانوں کی موجودہ حالت کے پیش نظر ہر شخص اس نتیجے پر پہنچے گا۔ کہ ان کی یہ حالت حکومت کے چلے جانے کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس حکومت کا چلے جانا ان کی کمزوری کی وجہ سے ہے۔ ابتدا میں جب عقائد درست رہتے اور عملی جذبہ موجود تھا۔ تو خلافت راشدہ کا بابرکت نظام موجود تھا۔ جب ایمان و عمل میں فرق آیا۔ تو انعام خلافت چھن گیا۔ اور ملوکیت نے قدم رکھا۔ جب اور کمی واقع ہوئی۔ تو آپس میں مخالفت شروع ہوئی۔ مگر دشمن اسلام سے ابھی تک دشمنی تھی۔ جب حالت اس سے بھی خراب ہوئی۔ تو مسلمانوں کو مٹانے کے لئے عیسائی حکومتوں سے ساز باز شروع کی گئی۔ اور اس طرح درجہ بدرجہ گرتے گرتے تاج و تخت اور دولت و سلطنت سبھی کچھ ہاتھ سے نکل گیا۔ اسلام کی سیزدہ صد سالہ تاریخ اس امر کی گواہ ہے۔ کہ مذہب سے علیحدگی کے نتیجہ میں سارے نقائص پیدا ہوئے۔ اس لئے آج مسلمانوں کا اولین مقصود اسلامی تعلیم کو عملی جامہ پہنانا ہونا چاہیئے۔ سیاسی غلبہ خواہ اسے کتنی ہی اہمیت کیوں نہ دی جائے۔ بہر حال ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہندوستان کے مسلمانوں کو آزادی مل بھی جائے۔ تب بھی صحیح اسلامی روح کے نہ ہونے کی وجہ سے اس سے وہ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور اکثر مسلمانوں کی حکومتوں کے نقش قدم پر چل کر اسلام کو نقصان پہنچانے والے ٹھہریں گے۔ کیونکہ اب تو وہ عملاً اسلام سے علیحدہ ہیں۔ آزادی حاصل کر لینے کے بعد وہ اسلام اور اسلامی شریعت سے قانونی طور پر بھی بیزاری کا اعلان کر دیں گے۔ اور مذہب کا جوا اتار کر مغربیت کے اصول کی نقل شروع کر دیں گے۔ حالانکہ اس وقت وہ مغربیت کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ اگر ایک چیز نجس ہے۔ تو خواہ وہ ہندو کے پاس ہو۔ یا مسلمان کے پاس ہو۔ یا عیسائی کے پاس ہو۔ بہر حال نجس ہی رہے گی۔ مالکوں کے بدلنے سے اس کی نجاست میں فرق نہیں آسکتا ورنہ اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ وہ ایک چیز کو دل میں تو اچھا سمجھتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ اس وقت دشمن کے پاس ہے اس لئے اسے برا کہہ کر اور عوام کو بھڑکا کر اس پر خود قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ روس منہ سے تو سرمایہ داری کو سخت برا کہتا ہے۔ اور مزدوروں کی تائید حاصل کرنے کے لئے اس کے کئی کئی عیوب بیان کرتا ہے۔ لیکن عملاً وہ اس سے زیادہ مضبوط اور زیادہ پائیدار

تبلیغ کرنا ہر خادم کا فرض ہے۔ مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ

سرمایہ دارانہ نظام قائم کر رہا ہے۔ زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔ پہلے لوگ انفرادی طور پر یا چند اشخاص مل کر روپیہ جمع کر لیتے تھے لیکن اب روسی حکومت بحیثیت مجموعی سرمایہ دار بننا چاہتی ہے۔ اور زیادہ پائیدار اس لئے کہ اگر خدانخواستہ یہ نظام قائم ہو جائے۔ تو روسی قوانین کے ماتحت افراد کی چونکہ نہ ملکیت ہو گی اور نہ جائیداد۔ اس لئے وہ حکومت کے خلاف نہیں اٹھ سکیں گے۔ خواہ وہ حکومت ان پر کتنے مظالم کرے۔ ان کے حقوق کو کس قدر ہی کیوں نہ دبا سکے۔ پھر بھی حکومت کی مخالفت کی جرأت کسی شخص کو نہ ہو گی۔ کیونکہ افراد کے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے جائیں گے۔ ان کی سیاسی اقتصادی حالت کو برباد کر دیا جائیگا۔ اور ان کی حیثیت ایک معمولی روٹی کھانے والے مزدور کی بنا دی جائے گی۔ اس لئے ایسے نظام کو تہ و بالا کرنے کے لئے کروڑوں جانوں کی قربانی کرنی پڑے گی۔

ہر معقول مسلمان اس قسم کی تبدیلی اصولاً ناپسند کریگا۔ مگر عملاً مسلمانوں کی اکثریت اسی طرف جا رہی ہے۔ گویا وہ یہ چاہتے ہیں کہ چیز تو وہی رہے۔ لیکن لیبل کو بدل دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ ایک ایسی حکومت جس کی بنیاد اسلامی اصول پر قائم نہ ہو۔ خواہ وہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہو۔ یا ان کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ میں اسے اسلامی حکومت نہیں کہا جا سکتا۔ اور نہ اس سے اسلام کی شکست فتح میں بدل سکتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی غلط راستے پر پیدل چل رہا ہو۔ ایسی حالت میں ایک بیوقوف دوست اسے کوئی سواری مہیا کر دے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ اس غلط راستے پر چلنے کی نسبت زیادہ تیزی سے چلےگا۔ اور اس طرح جہاں وہ اپنی منزل مقصود سے بہت دور جا پڑے گا۔ وہاں ممکن ہے۔ کہ اس کا فوراً مصائب و حوادث سے دوچار ہو جانا اس کی زندگی کو ہی خطرے میں ڈال دے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ پہلے مسلمان اپنے رخ کو بدلیں۔ اپنے ایمان و اعمال کا جائزہ لیں۔ خدا کے بھیجے ہوئے مامور کے دامن سے وابستہ ہوں۔ پھر دیکھیں۔ کہ کس طرح اس کی نصرت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور ان کے تمام اعمال کیونکر بابرکت اور نتیجہ خیز ثابت ہوتے ہیں۔

غرضیکہ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اسلام اس وقت خطرے میں ہے۔ اور نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ساری دنیا میں ہی اسے خطرات درپیش ہیں۔ لیکن افسوس تو اس بات کا ہے۔ کہ "اسلام خطرہ میں ہے۔" کہنے والے بھی حقیقی علاج کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اور ناسمجھی سے خدا کے بتائے ہوئے راستے سے اعراض کر رہے ہیں۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ ان کی آنکھیں کھلیں اور وہ صحیح و غلط میں امتیاز کر سکیں۔ (خاکسار محمد منظور احمد [illegible])

تارک زکوٰۃ مسلمان نہیں

زکوٰۃ اسلام کے ارکان میں سے تیسرا رکن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اسلام کی بنیاد ہی پانچ باتوں پر ہے۔ اول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دوم نماز سوم زکوٰۃ۔ چہارم رمضان کے روزے۔ پانچویں بیت اللہ کا حج۔

پس جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہو چکی ہو۔ وہ اگر اسے ادا نہیں کرتا۔ اس کے ایمان کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین۔ اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ جو شخص ان تین باتوں میں سے کسی ایک کا تارک ہے۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ زکوٰۃ دینے سے مال میں کمی نہیں آتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللّٰہ فاولٰئک ھم المضعفون۔ یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے دو گے۔ تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔ پس زکوٰۃ ایک ضروری فریضہ ہے۔ اس کا ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔ تفصیل زکوٰۃ معلوم کرنے کے لئے رسالہ زکوٰۃ نظارت بیت المال سے منگوا کر ملاحظہ کیا جائے۔ اس رسالہ کا سیکرٹری مال کے پاس ہونا نہایت ضروری ہے۔ تا انہیں معلوم ہو۔ کہ صاحب نصاب کون ہیں۔ پھر ان سے زکوٰۃ وصول کی جا سکے۔

(ناظر بیت المال)

محترم امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کے ایک ٹریکٹ نے انگلستان کے مذہبی حلقوں میں ہلچل مچا دی

یسوع مسیح کی قبر کا انکشاف کشمیر میں

کلکتہ کے مشہور انگریزی اخبار امرت بازار پتریکا اور دوسرے بنگالی اخبارات میں ذکر

مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حال ہی میں ایک محققانہ ٹریکٹ شائع کر کے لنڈن میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ جس کا ذکر اخبار "دی مبلٹن بروز نیوز" نے ۲۲ر فروری ۱۹۴۶ء کی اشاعت میں کیا۔ اور اس کا ترجمہ ۱۲ر مارچ کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اب ذیل میں اخبار امرت بازار پتریکا کلکتہ کا ایک آرٹیکل جو کہ ۱۴ر مارچ کے پرچہ میں اس کے خاص نامہ نگار کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ ایک اور مشہور بنگالی ہندو اخبار "جگتر" نامی نے اس انکشاف کے متعلق اپنے آرٹیکل میں ذکر کیا ہے۔ لکھا ہے:۔

"حال ہی میں امام مسجد لنڈن نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے۔ جس میں اس بات کا انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ یسوع مسیح کی قبر ہندوستان میں پائی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے برطانیہ کے مذہبی حلقوں میں غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ خاص طور پر کیتھولک چرچ میں۔ بقول امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن حضرت مسیح کی پیشگوئی بعثت ثانی حضرت احمد قادیانی بانی عالمگیر سلسلہ احمدیہ کی ذات میں پوری ہوئی۔ نیز آپ نے ٹھوس دلائل سے یہ بھی ثابت کیا ہے۔ کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ اپنے جسم عنصری کے ساتھ غار سے نکل آئے تھے۔ امام صاحب فرماتے ہیں۔ انجیل کی روایت کے مطابق یسوع مسیح دریائے تائبریس کے کنارے اپنے حواریوں سے آخری بار ملے۔ نیز اپنے حواری "پیٹر" کو ہدایت کی۔ کہ "میری بھیڑوں کی پرورش کرنا" اس ہدایت کے بعد وہ اپنے حواریوں سے جدا ہوئے۔ اور ایک نامعلوم علاقہ کی طرف چلے گئے۔ یہ مشہور واقعہ ہے۔ کہ یسوع مسیح کے بارہ حواریوں میں سے ایک حواری مسمی "طامس" ہندوستان آئے۔ اور یہیں فوت ہوئے۔ آج ان کا مقبرہ مدراس میں موجود ہے۔

حضرت احمدؑ قادیانی مسیح موعودؑ کا یہ انکشاف کہ "مسیح ابن مریم کی قبر کشمیر میں موجود ہے۔" عیسائیوں کے آسمان کی طرف یسوع مسیح کے اٹھائے جانے کے عقیدہ کو بالکل باطل کر دیتا ہے۔ اور یقینی طور پر ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ قبر عیسیٰ ابن مریم کی ہے۔ اور وہی اس میں مدفون ہیں۔ یہ قبر سری نگر محلہ خانیار میں موجود ہے۔ جس کے قرب و جوار میں گمشدہ بنی اسرائیل پہلے بھی آباد تھے۔ اور آج بھی آباد ہیں۔ اگر اس قبر کی محکمہ آثار قدیمہ والے تحقیق کریں۔ تو کئی ایسے کتبے وغیرہ مل سکتے ہیں۔ جو اس بات کا پتہ دیں۔ کہ اس قبر میں وہی شخص مدفون ہے جس کی صدیوں سے خدا کی طرح پرستش کی جاتی ہے۔

اس پمفلٹ میں ایک تصویر بھی ہے۔ جس میں پانچ مسلمان قبر کی حفاظت کر رہے ہیں۔ کیتھولک چرچ کے ہفتہ وار اخبار "یونیورس" نے اس خبر کے متعلق ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔"

(خاکسار صلاح الدین ناصر)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

۳۱ر مارچ کو ان مخلصین کی فہرست دعا کے لئے پیش کی جانے والی ہے۔ جنہوں نے دفتر اول کے بارھویں یا دفتر دوم کے سال دوم کی اپنی موعودہ رقم وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دی۔ یا ۳۱ر مارچ تک ادا کر دی تھی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ فہرست شائع بھی کی جائے گی۔ کیا آپ اپنا وعدہ مرکز میں ارسال فرما چکے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو اس اعلان کے پڑھتے ہی ارسال فرماویں۔ تا آپ کا نام بھی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

دو ماہہ نقشہ بیعت بابت جنوری و فروری ۱۹۴۶ء

کاش ہماری جماعت کمر ہمت باندھ لے اور مقصود تک پہونچنے کیلئے سارا زور لگا دے

جنوری و فروری ۱۹۴۶ء میں جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند میں صرف ۲۳۲ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ جنوری و فروری ۱۹۴۵ء میں تعداد نو مبایعین ۴۹۴ تھی۔ سال گذشتہ کی نسبت بجائے ترقی کے رفتار بیعت تنزل کی طرف مائل ہے۔ موجودہ رفتار بیعت سے ساری دنیا کو احمدی بنانے کے لئے صدیاں درکار ہیں البتہ اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق پوری سرگرمی سے زور لگایا جائے۔ تو چند سالوں میں ہی ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ اس پروگرام کا پہلا قدم یہ ہے۔ کہ حضور کے فرمان کے مطابق ہر جماعت یہ عہد کرے۔ کہ ایک سال میں کم از کم اپنی موجودہ تعداد کے برابر احمدی بنائے گی۔ یعنی اگر ایک جماعت کے پانصد افراد ہیں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ یہ عہد کرے کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۶ء تک ہماری جماعت تبلیغ کے ذریعہ کم از کم پانچ صد نئے احمدی بنائے گی۔ اس فرمان کی تعمیل کے لئے تمام جماعتوں کو "فارم تحریک وعدہ بیعت" بھجوایا جا چکا ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک فارم پر کرکے نہیں بھجوایا۔ انہیں فوراً اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
	ضلع گورداسپور	
۱	قادیان	۱۳
۲	پھیرو چیچی	۶
۳	اٹھوال	۲
۴	کھوکھر	۲
۵	کوٹ ٹوڈرمل	۲
۶	مراد پورہ	۲
۷	کڑی افغاناں	۲
۸	ٹھیکری والہ	۲
۹	کھارہ	۱
۱۰	غازیکوٹ	۱
۱۱	کلمیان پورہ دھاریوال	۱
۱۲	ڈھینڈسے	۱
۱۳	بھینی بانگر	۱
۱۴	جھنگلاں	۱
۱۵	بھٹیاں	۱
۱۶	بسرائے	۱
۱۷	پنجگرائیاں	۱
۱۸	ٹبالہ	۱
۱۹	کاہلواں	۱
۲۰	بازید چک	۱
۲۱	میرٹھے	۱
۲۲	گھمن	۱
۲۳	باردوال	۱
۲۴	بھٹیاں	۱/۴۷
	ریاست جموں وکشمیر	
۲۵	چارکوٹ	۱۱
۲۶	زینور رجہ لال	۱
۲۷	کالابن	۱
۲۸	رہتال	۱
۲۹	سرینگر	۲
۳۰	ہیچرمرگ	۱/۱۷
	حلقہ بنگال و آسام	
۳۱	بنگال	۱۳
۳۲	آسام	۲/۱۵
	ضلع سیالکوٹ	
۳۳	عزیز پور ڈگری	۳
۳۴	بدوملہی	۳
۳۵	سیالکوٹ	۲
۳۶	منڈیکی ہیریاں	۱
۳۷	تنگرکے	۱
۳۸	ڈیرہ مار نزد داؤد	۱
۳۹	پنڈی بھاگو	۱
۴۰	تلپاڑہ	۱/۱۳
	ضلع سرگودھا	
۴۱	ساہیوال	۵
۴۲	ادرحمہ	۲
۴۳	بھیرہ	۱
۴۴	چک ۲۲ ج	۱
۴۵	لکھیوال	۱
۴۶	مجوکہ	۱
۴۷	علاقہ سون سکیر	۱/۱۲
	ضلع گجرات	
۴۸	آڑہ نزد دلوزنگ	۲
۴۹	نہال	۲
۵۰	گولیکی	۲
۵۱	شیخوپورہ	۲
۵۲	چوکنانوالی	۱
۵۳	گجرات	۱
۵۴	کوٹلی افغاناں	۱
۵۵	ڈنگہ	۱
۵۶	کالرہ دیوان سنگھ	۱/۱۳
	ضلع شیخوپورہ	
۵۷	فیض آباد المعروف بکلوہ منڈی	۵
۵۸	سچو میکے	۲
۵۹	خانقاہ ڈوگراں	۱
۶۰	مرید کے	۱
۶۱	کھنڈا	۱
۶۲	چک ۲۵ ستھیالی خورد	۱/۱۱
	حلقہ ٹراونکور	
۶۳	کارونگا پلی	۸
۶۴	کوٹالہ	۱/۹
	ضلع جالندھر	
۶۵	کپورتھلہ	۶
۶۶	کریام	۲/۸
	ضلع ہوشیارپور	
۶۷	بہت پور کیریاں	۶
۶۸	نخوپور	۱/۷
۶۹	فوج Active Service	۷
	حلقہ سندھ	
۷۰	کراچی	۲
۷۱	ظفرآباد	۱
۷۲	محمد آباد اسٹیٹ	۱
۷۳	ٹاہلی	۱
۷۴	گھڈرو ضلع نوابشاہ	۱/۶
	ضلع امرتسر	
۷۵	امرتسر	۲
۷۶	تنگ بالا نزد امرتسر	۱
۷۷	کلیر بالا بھائی	۱
۷۸	گھنگو والہ نزد رمداس	۱
۷۹	ترن تارن	۱/۶
	حلقہ حیدرآباد دکن	
۸۰	حیدرآباد	۵
۸۱	گلبرگہ شریف	۱/۶
	ضلع منٹگمری	
۸۲	چک ۶/۱۱.L	۳
۸۳	رینالہ اسٹیٹ	۱
۸۴	اوکاڑہ	۱/۵
	حلقہ یوپی	
۸۵	نگلہ گھنوں	۲
۸۶	ملکہ چک ضلع مونگھیر	۱
۸۷	صالح نگر	۱
۸۸	کانپور	۱/۵
	ضلع لاہور	
۸۹	لاہور	۳
۹۰	ڈھلواں چک	۱
۹۱	ککڑ میڑاں	۱/۵
	ضلع ملتان	
۹۲	ملتان	۲
۹۳	کاٹ تحصیلدار صاحب	۱
۹۴	چک ۱۲۵ رحیم یار خاں	۱
۹۵	چک ۱۹/۵	۱
۹۶	چک ۲۳/۵	۱/۶
	حلقہ دہلی	
۹۷	دہلی	۴
	حلقہ بہار	
۹۸	پکڑیا	۱
۹۹	شیدا پور	۱/۲
	ضلع لائلپور	
۱۰۰	چک ۳۲۵ دو ٹم	۱
۱۰۲	چک ۱۴۶ رکھ برانچ	۱/۲
	ضلع گوجرانوالہ	
۱۰۳	مدھریالوانہ	۱
۱۰۴	پیرکوٹ	۱/۲
	صوبہ سرحد	
۱۰۵	رودج چک درہ	۱
۱۰۶	سنتہ تحصیل چارسدہ	۱/۲
	حلقہ سی پی	
۱۰۷	جھانسی	۱
۱۰۸	میو	۱/۲
۱۰۹	نرنگا دڑ حلقہ اڑیسہ	۲
۱۱۰	ڈڈیالہ جالب ضلع جہلم	۲
۱۱۱	سندھر "	۱
۱۱۲	گنجاہی ریاست پٹیالہ	۱
۱۱۳	جمال پور "	۱
۱۱۴	لدھیانہ ضلع لدھیانہ	۱
۱۱۵	ٹیکسلہ ضلع راولپنڈی	۱
۱۱۶	بڑ فی تزادہ "	۱
۱۱۷	Tikkerelly حلقہ مدراس	۱
۱۱۸	بنگلور حلقہ میسور	۱
۱۱۹	بیاور حلقہ راجپوتانہ	۱
۱۲۰	سہرانگا ضلع میانوالی	۱
۱۲۱	کیمل پور ضلع کیمل پور	۱
۱۲۲	فیروز پور چھاؤنی	۱
۱۲۳	داؤدھر ضلع فیروز پور	۱
۱۲۴	سادھو گنج لشکر ریاست گوالیار	۱
۱۲۵	انبالہ چھاؤنی	۱
۱۲۶	بمبئی	۱
۱۲۷	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱
	میزان	۲۳۳

صوبہ بہار اور چھوٹا ناگپور کی احمدی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

یتیم بچوں کی فہرستیں جلد بھجوائی جائیں!

یتیم بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت کی نسبت تفسیر کبیر کے مضمون کو پڑھ کر جو "الفضل" مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء میں نقل ہوا ہے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ بہار مع چھوٹا ناگپور کے کارکن جلد سے جلد ایسے یتیم بچے اور بچیوں کی فہرست بنا کر خاکسار کے پاس بھیج دیں۔ جن کی تعلیم و تربیت کا اور خبر گیری و نگرانی کا بہتر اور مناسب سامان نہیں ہو رہا ہے۔ مع کوائف اور عمر وغیرہ کے۔ اور ساتھ ہی ایسے احباب جماعت کے اسم گرامی اور پتے سے بھی آگاہ کریں۔ کہ جو یتیموں کی خبر گیری اور تعلیم و تربیت کے لئے اپنی اولاد کی طرح آمادہ اور تیار ہوں۔ کچھ ضروری نہیں کہ یہ احباب امیر ہی ہوں۔ ہر خوش عقیدت احباب کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ اگر انہیں ایک اولاد خدا تعالےٰ اور بھی دیدے۔ تو جس طرح وہ اس کی تعلیم و تربیت کریں گے۔ اسی طرح خدا کی رضامندی کیلئے یتیم بچے کی نگہداشت اور تعلیم و تربیت کیلئے آمادہ ہو جائیں۔ خدا ان کے مالوں میں برکت دے گا۔ ایسے احباب سے یہ دریافت کر کے بھی اطلاع دی جائے کہ وہ یتیم کی نگرانی کریں گے۔

پتہ سید وزارت حسین پراونشل امیر جماعت احمدیہ کالونی سعدی پور

طلبہ میٹرک کیلئے بیس روزہ نصاب

ہمارے نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد میٹرک کے امتحانوں میں شامل ہوئی ہے۔ امتحان سے فراغت کے بعد ان کے لئے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۲۲ شہادت (اپریل) تا ۱۲ ہجرت (مئی) ایک بیس روزہ کلاس کھولنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ طلبہ کے وقت کو انشاء اللہ بہترین طریق پر استعمال کرایا جائیگا۔ اور کوشش کیجائیگی۔ کہ ان ۲۰ ایام میں بغیر کسی ناخوشگوار بوجھ کے وہ زیادہ سے زیادہ دینی معلومات حاصل کر سکیں۔ تمام طلبہ جو آنا چاہتے ہوں۔ شعبہ تعلیم کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے لئے رہائش وغیرہ کا انتظام کیا جاسکے۔ قادیان میں مقیم طلبہ بھی ہمیں اپنے شمولیت کے ارادے سے مطلع فرمائیں۔ قائدین و زعماء کرام اپنے تمام طلبہ کی مجموعی طور پر فہرست مرتب کر کے فوری طور پر شعبہ ہذا میں ارسال کریں۔ اور وقت پر ان کو قادیان بھجوا دیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ زیادہ سے زیادہ طلبہ اس میں شامل ہوں۔ کیونکہ حضرت اقدس نے گزشتہ سال اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اس کلاس میں کم از کم سو طلبہ تو ہونے چاہئیں۔ والسلام

بشارت الرحمن مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مینار ہال کے متعلق احمدی ڈرافسمین اور انجینئر اپنا مشورہ بھجوائیں

مینار ہال کے متعلق اس وقت تک صرف چند احمدی انجینئر احباب نے توجہ کی ہے اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے احمدی دوست جو ڈرافسمین یا انجینئرز ہوں یا انجینئرنگ میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور ہال کی تعمیر کے سلسلے میں نقشہ وغیرہ تجویز کرنے میں مدد دے سکتے ہوں۔ اپنا مشورہ بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ایسے احباب جو خود تو انجینئر نہ ہوں لیکن ان کے کوئی دوست انجینئر ہوں۔ اور ان سے اس کے لئے امداد مل سکتی ہو۔ تو وہ بھی مطلع فرمائیں۔ اس وقت ہال کیلئے دو تجاویز ہیں۔

(۱) دس ہزار کے لئے سایہ دار جگہ ہو۔ بقیہ کھلا میدان ہو۔ اور بعد ازاں حسب ضرورت اس پر بھی چھت بنائی جاسکے۔ (۲) تمام کے تمام پر چھت ہو۔

اس ہال میں ایک لاکھ آدمی بیٹھ سکیں۔ نقشے معہ تجاویز جلد از جلد آجانے چاہئیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

سب سے بڑا ہال کہاں ہے؟

مینار ہال کے متعلق یہ تجویز ہے۔ کہ اتنا بڑا ہال بنایا جائے۔ جس میں ایک لاکھ آدمی بیٹھ سکیں۔ بہر صورت اس صورت میں بنایا جائے۔ کہ دس ہزار آدمیوں کے لئے سایہ دار اور بقیہ کھلا میدان ہو۔ اور بعد میں حسب ضرورت اس پر چھت بنائی جا سکے۔

احباب جماعت سے التماس ہے۔ کہ وہ ایسے بڑے ہال کمروں کی تصاویر یا نقشہ جات معہ اپنی تجاویز کے دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔ کوئی معین نقشہ تجویز کیا جاوے (ناظر دعوت و تبلیغ)

حقیقی خادم وہ ہے جو اپنے آقا کے ہر ارشاد پر عمل کرے

ارشاد:- ایک سال میں ایک احمدی

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ

پنجاب اسمبلی (مجلس قانون ساز) کے آئندہ انتخابات کے لئے

تیاری فوراً شروع کر دی جائے

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کی ابتدائی فہرست رائے دہندگان پنجاب بھر کے مختلف اضلاع میں ۲۳ مارچ سے تیار ہونی شروع ہو جانی چاہیئے۔ اس تعلق میں تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔ درخواستیں دینے کی میعاد ۲۳ مارچ سے ۲۷ مئی تک ہے جیسا کہ الیکشن کمشنر کی طرف سے اسبارہ میں مختلف اضلاع کے الیکشن افسروں کو مطلع کیا گیا ہے۔ ان احباب کو جنکے پہلے ووٹ نہیں بنے ہوئے چاہیئے کہ ابھی سے درخواست دیں۔ ان کی سہولت کے لئے درخواست کا فارم شائع کیا جا چکا ہے اچھی طرح سمجھ کر درخواست کی خانہ پری کی جائے۔ رائے دہندگی (ووٹ دینے) کیلئے حسب ذیل شرائط ہیں:۔

(۱) برطانوی رعایا کا باشندہ ہو (۲) عمر کم از کم ۲۱ سال ہو (۳) خواندگی: مرد کے لئے کم از کم اپر پرائمری پاس ہونا اور عورت کے لئے صرف لکھ پڑھ سکنا۔ (۴) جائداد کی بناء پر الیکٹوریٹ (الف) اتنی زمین کا مالک ہو۔ جس کا تشخیص شدہ معاملہ کم از کم ۵ روپیہ سالانہ ہو۔ (ب) یا ایسا معافیدار یا جاگیردار ہو۔ جس کی آمد دس روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو (ج) یا گزشتہ بارہ سال سے ایسی جائداد کا مالک ہو۔ جس کی مالیت کم از کم دو ہزار روپیہ ہو۔ یا جس کا سالانہ کرایہ کم از کم ۶۰ روپیہ یا گزشتہ سال کے اندر کم از کم پچاس روپیہ براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی دیتا ہو۔ یا کم از کم ۲ روپیہ حیثیت ٹیکس یا پیشہ وارانہ ٹیکس دیتا ہو۔ (۵) یا حلقہ انتخاب میں ذیلدار سفید پوش یا نمبردار یا بحری بری۔ ہوائی فوج کا ریٹائرڈ یا پنشن یافتہ ہو۔ بشرطیکہ کسی قصور پر ڈسچارج نہ کیا گیا ہو۔

یہ معروف شرطیں ہیں:۔

ضلع گورداسپور خصوصاً تحصیل بٹالہ و تحصیل گورداسپور کی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ اس بارہ میں اس اہتمام کے ساتھ کام کریں۔ کہ فہرست تیار ہونے کے بارے میں جو سابقہ شکایت پیدا ہوئی ہے۔ اس کی ہر طرح تلافی ہو جائے۔ نمونہ فارم درخواست پہلے دیا جا چکا ہے اس میں سے زائد اندراجات ضرور کاٹ دیئے جائیں۔ اور باقی خانہ پری احتیاط سے کی جائے۔ (ناظر امور عامہ)

ہندی اور گورمکھی لٹریچر

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ امسال نظارت دعوت و تبلیغ نے ہندو اور سکھ صاحبان تک پیغام احمدیت پہنچانے کے لئے ہندی اور گورمکھی میں سہ ماہی ٹریکٹوں کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ اس وقت تک ان کا ایک ایک ٹریکٹ شائع ہو چکا ہے۔ اور دوسرا زیر طبع ہے۔ جو انشاء اللہ مجلس مشاورۃ کے موقع پر شائع کیا جائیگا۔ ان ہر دو کی قیمت ۲/- روپیہ ہے۔ احباب جماعت اپنے ملنے جلنے والے ہندو سکھ صاحبان کو ان کی خریداری کی تحریک کریں۔ اور خود بھی ان کو خرید کر اپنے ہندو اور سکھ دوستوں کے نام جاری کروائیں اور عند اللہ ماجور ہوں (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

پتہ مطلوب ہے

فلائنگ آفیسر ایم اختر صاحب جو سال ۱۹۴۴ء میں رائل ائیر فورس بھوپال میں متعین تھے۔ اور بعد میں ائیر فورس اسٹیشن میران شاہ وزیرستان میں چلے گئے تھے کے موجودہ پتہ کی نظارت بیت المال کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو انکے موجودہ پتہ کا علم ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرماویں۔ اور اگر خود ایم اختر صاحب اس اعلان کو پڑھ لیں۔ تو اپنے پتہ کی اطلاع نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ (ناظر بیت المال)

دلچسپ معلومات

صنعتی سرمایہ کی اجرائیاں

۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء تک ۴۸۷۳ درخواستیں منظور کی گئیں۔ جن میں ۲ ارب ۶۱ کروڑ روپیہ کے سرمایہ کی اجرائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ان میں سے ۱۷۹۹ درخواستوں میں صنعتی کاموں کے لئے ایک ارب ۹۰ کروڑ روپیہ کے سرمایہ کی اجرائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

پارچہ بافی کی صنعت

جنگ ختم ہونے کے دو سال بعد ہندوستان کی صنعت پارچہ بافی کو ۳۷ کروڑ روپیہ کی مشینری درکار ہوگی۔

۱۹۴۶ء کا حج

ہندوستان سے ۱۹۲۷ء میں ۲۶ ہزار مسلمان حج بیت اللہ کے لئے حجاز گئے۔ ۱۹۳۶ء میں ۱۰ ہزار۔ ۱۹۳۸ء میں ۱۹ ہزار ۱۹۴۱ء میں ۵ ہزار سے کچھ زیادہ۔ ۱۹۴۴ء اور ۱۹۴۵ء میں ایک محدود تعداد۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۱۹۴۶ء میں بیس پچیس ہزار حاجی حج روانہ ہوں گے۔

ہندوستان اور جنوبی افریقہ کی تجارت

۱۹۳۴-۳۵ء میں ہندوستان نے جنوبی افریقہ کو ۲۹۹۴۱ لاکھ روپیہ کا مال (چاول مونگ پھلی۔ چمڑا۔ چائے۔ ٹاٹ وغیرہ برآمد کیا۔ اور جنوبی افریقہ سے ۷۶۴۳ لاکھ روپیہ کا مال منگوایا۔ ۱۹۴۴-۴۵ء میں جنوبی افریقہ سے ۱۱۸۶۸ روپیہ کا مال برآمد کیا۔ اور جنوبی افریقہ سے ۲۹۸۶۰ لاکھ روپیہ کا مال درآمد کیا۔

پرواز کی موجودہ کمپنیاں

(۱) ٹاٹا ایر سروسز (ہندوستانی کمپنی)

(۲) انڈین نیشنل ایر ویز کے کل حصہ دار ۱۲۷۰ ہیں۔ جن میں سے ۱۲۰۵ (یعنی ۷۰ء۹۴ فیصدی) حصہ دار ہندوستانی ہیں۔

(۳) ایر سروسز آف انڈیا لمیٹڈ (ہندوستانی کمپنی)

(۴) ایر سروے اینڈ ٹرانسپورٹ کمپنی کوئی ہوائی سروس نہیں چلاتی۔ اس کا تعلق سروے اور نقشوں وغیرہ سے ہے۔

تبت کا خیر سگالی کا مشن

تبت سے خیر سگالی کا جو سرکاری مشن پچھلے دنوں ہندوستان آیا۔ وہ آٹھ ارکان پر مشتمل تھا۔ انہوں نے لاسا سے ۱۴۰۰ میل کی مسافت گھوڑوں پر طے کی۔ اور اس سفر کے دوران میں چار ایسے دروں کو عبور کیا۔ جن کی بلندی ۱۴ ہزار فٹ اور ۱۶ ہزار فٹ کے درمیان ہے۔

اخباری کاغذ

۳۱ دسمبر ۱۹۴۵ء سے کمبائنڈ میٹیریل بورڈ توڑ دیا گیا۔ دنیا میں اسکنڈینویا اور کناڈا ہی ایسے ملک ہیں۔ جہاں اخباری کاغذ فاضل بچتا تھا۔ اب ان کے کاغذ پر کسی سرکاری ایجنسی کا کنٹرول نہیں رہا۔ توقع ہے۔ کہ آئندہ چھ مہینے میں جتنا کاغذ آئے گا۔ وہ گذشتہ سال کے صرف کے بہ نسبت بہت کم ہوگا۔

سب کے لئے مفت طبی امداد

ہندوستان میں آئندہ صحت و ترقی کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس نے ایک مکمل پروگرام تجویز کیا ہے۔ جس کے دو حصے ہیں۔ ایک دس سال کے لئے اور دوسرا طویل مدت کے لئے۔ سر دست چھوٹے پیمانے پر کام شروع کیا جائے گا۔

مجوزہ نظام۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آرگنائزیشن کے تحت بہت سے چھوٹے بڑے ادارے ہوں۔ ہر چھوٹا ادارہ دس بیس ہزار آدمیوں کی طبی خدمت کرے۔ اور بڑے ادارے کے تحت ۱۵ سے ۲۵ تک چھوٹے ادارے ہوں۔ ضلع کے ادارہ کی بنیاد مختلف فنی اسپتالوں پر ہو۔ نیز اس کام کی نگرانی کے لئے مرکز اور صوبوں میں صحت کی وزارتیں قائم کی جائیں۔

مقصد یہ ہے۔ کہ شہروں سے لیکر دیہاتوں تک کے عام باشندوں کو طبی امداد مفت حاصل ہو۔ اور علاج معالجہ کی سہولتوں کے علاوہ ان تمام باتوں کی اصلاح کی جائے جن کی وجہ سے صحت خراب ہوتی اور بیماری پیدا ہوتی ہے۔

امتحان اخلاق احمد

مجلس ناصرات الاحمدیہ شعبہ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام ۱۱ سال سے ۱۵ سال تک کی ممبرات کا امتحان اخلاق احمد ۱۴ اپریل ۱۹۴۶ء کو ہوگا۔ انشاء اللہ ناصرات الاحمدیہ کی نگران جلد از جلد امتحان دینے والی لڑکیوں کے نام لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں بھجوا دیں۔

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم صاحبان

۷ رشہادت مطابق ۷ راپریل بروز اتوار غیر مسلم صاحبان میں تبلیغ کے لئے دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اپنے ضروری کاموں کا حرج کر کے بھی یوم التبلیغ منایا جائے۔ یوم التبلیغ کے منائے جانے کا مفہوم یہ ہے۔ کہ تمام دن سوائے حوائج طبعی کے کوئی دوسرا ذاتی کام نہ کیا جائے۔ اور تمام دن پیغام حق پہنچانے میں صرف کیا جائے۔ جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ مرکز سے جو ضروری لٹریچر بھجوایا جائے۔ اسے سمجھدار طبقہ میں تقسیم کریں۔ اور ہر ایک سے عہد لیں۔ کہ وہ اسے پڑھ کر اس پر غور کرے گا۔ ناظر دعوت و تبلیغ

قاضی حکیم الدین صاحب کے متعلق اعلان

قاضی حکیم الدین صاحب ساکنہ بھاگلپور نے اپنی زندگی تحریک جدید کے ماتحت وقف کی تھی۔ لیکن وہ قادیان آکر بغیر اطلاع و اجازت واپس چلے گئے۔ اور اس طرح انہوں نے نظام اور معاہدہ وقف کی خلاف ورزی کی ہے۔ ان کا وقف سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم سے توڑ دیا گیا ہے۔ اور ان کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سلسلہ کا کوئی کام ان سے نہ لیا جائے۔ (ناظر امور عامہ)

موضع گھوڑے واہ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۸ مارچ موضع گھوڑے واہ میں تبلیغی جلسہ قرار پایا ہے۔ جس میں مرکز سے مبلغین شمولیت کے لئے تشریف لے جائیں گے جملہ جماعتوں کے افراد کو چاہیئے۔ کہ خود بھی کثرت سے شامل جلسہ ہوں۔ اور غیر احمدی رشتہ داروں کو بھی جلسہ میں شمولیت کی تحریک کریں۔ جلسہ صبح دس بجے سے چار بجے شام تک ہوگا۔ گھوڑے واہ قادیان کے جانب مشرق تقریباً چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آخری جمعرات کی چھٹی ہے۔ قادیان کے دوست جلسہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

(انچارج مقامی تبلیغ)

تبلیغ خاص

احباب کرام نے ہنوز پوری توجہ نہیں فرمائی۔ تبلیغ خاص کے لئے -/۱۵۰۰ روپیہ کی درخواست کی گئی تھی۔ ہنوز -/۴۰۰ روپے وصول ہوئے ہیں۔ کام رک جائیگا۔ تو تبلیغ کو نقصان پہنچیگا۔ (ناظم تبلیغ خاص)

اعلان نکاح

صوفیہ اختر خاتون صاحبہ بنت مولوی ہاشم الدین صاحب احمدی کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ مہر مولوی ضیاء الحق صاحب ولد جناب منشی سراج الدین صاحب کے ساتھ جناب ڈاکٹر موسیٰ صاحب ایچ۔ ایم۔ بی نے بروز جمعہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء کو میمن سنگھ میں پڑھا احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین

خاکسار چودھری عبد اللہ ہیڈ ماسٹر کارپوریشن اسکول انٹالی کلکتہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۳ مارچ وزارتی مشن کے دونوں ممبروں نے جو سفر کی تکان سے بے نیاز معلوم ہوتے تھے۔ اخباری نمائندوں سے ملاقات کی۔ اور پاکستان سے لیکر روسیوں کی دھمکیوں تک متعدد سوالات کا جواب دیا۔ لارڈ پیتھک لارنس نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ میں اور میرے ساتھی ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھتے ہوئے برطانوی گورنمنٹ اور عوام کی طرف سے دوستی اور خلوص دلی کا پیغام دیتے ہیں۔ ہم صرف ایک مقصد کو لے کر ہندوستان آئے ہیں اور وہ مقصد یہ ہے۔ کہ آپ اپنے معاملات کا مکمل کنٹرول حاصل کر سکیں — اور ہم فخر اور عزت کے ساتھ ذمہ داری آپ کے ہاتھوں میں منتقل کر سکیں۔ ہم اپنی گفت و شنید میں کوئی ایسی شرط پیش نہیں کریں۔ جو کسی طرح بھی ہندوستان کی خودداری کے منافی ہو۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ ایک روسی ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ سوویٹ حکومت ہندوستان کو غلہ اور دوسری خوراک کے جہاز بھیجنے کے لئے بالکل تیار رہے۔ بلکہ ایسے نازک موقع پر ہندوستان کی امداد کرنا بہت پسند کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اس کے بعد ہم ہندوستان کی امداد کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ ایک برطانی ترجمان کا بیان ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی طرف سے بھی غالباً روس سے ہندوستان کی امداد کی درخواست کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۳ مارچ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس ۱۰ اپریل کو دہلی میں منعقد ہوگا ۷، ۸ اور ۹ اپریل کو دہلی میں ہندوستان بھر کے لیگی ممبران اسمبلی کے اجلاس میں جو قرار دادیں منظور کی جائیں گی۔ ان پر لیگ کونسل غور کرے گی۔

کراچی ۲۳ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی میں کانگرس رکن اسمبلی سوامی کرشنا نند نے ایکسائز کے مطالبہ پر ایک روپے کی تحریک تخفیف پیش کی۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے اعلان کیا کہ صوبہ میں اپریل ۱۹۴۶ء سے گانجا اور چرس کی تمام دوکانیں بند کرا دی جائیں گی۔ حزب مخالف نے تحریک تخفیف پر تقسیم آراء کا مطالبہ کیا جو گر گئی۔

واشنگٹن ۲۳ مارچ امریکہ کے چیف آف سٹاف جنرل آئزن ہاور نے سینٹ اور ملٹری افیئرز کمیٹی کو مطلع کیا ہے۔ کہ جبری بھرتی کا قانون کم از کم ۱۵ مئی تک نافذ رہے۔ ورنہ تقریباً گیارہ لاکھ فوج کم ہو جائے گی جس کا مقبوضہ ممالک کے انتظامات پر برا اثر پڑیگا۔ وزیر جنگ نے بتایا ہے کہ اس وقت ہماری تمام فوج ۲۵ لاکھ ہے۔ جس میں سے جون تک دس لاکھ کی تخفیف ہونے والی ہے۔ اس لئے وزارت جنگ بھرتی بدستور سے جاری رکھے گی۔

لنڈن ۲۳ مارچ۔ بائیں بازو کے اخبار "ٹربیون" نے ہندوستانی معاملات پر تبصرہ کرتے ہوئے وزارتی مشن کو تلقین کی ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام پارٹیاں متحد ہوں یا نہ ہوں۔ لیکن ہندوستان سے برطانوی دست برداری کی خاص تاریخ مقرر کر دی جائے۔

نیو یارک ۲۳ مارچ۔ امریکی سینٹ کے ایک رکن کلاڈ پیپر نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ امریکہ میں ہر ایٹم بم کو تباہ کر دیا جائے۔ اور اس کے ساتھ بم تیار کرنے والی مشینری کو بھی امن عالم کے مفاد کے پیش نظر تباہ کر دیا جائے۔ روس کو ایٹم بم کے اسرار میں شامل کیا جائے۔

بمبئی ۲۳ مارچ۔ بمبئی میں یکم اپریل سے پولیس کانسٹیبلوں کی تنخواہیں بڑھا دی گئی ہیں۔ یکم اپریل سے کانسٹیبلوں کی تنخواہ بجائے ۳۰ کی ۴۰ روپے۔ حوالدار کی تنخواہ ۳۰ کی بجائے ۵۰ روپے۔ اور جمعدار کی تنخواہ ایک سو ۲۰ روپیہ کر دی گئی ہے۔

پیرس ۲۳ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ لبنان سے فرانسیسی فوجیں ہٹانے کے متعلق فرانسیسی اور لبنان کی حکومتوں میں معاہدہ ہو گیا ہے۔

امرت سر ۲۳ مارچ۔ امرتسر میں گذشتہ دنوں جو فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا۔ اس میں ایک سکھ اور دو ہندو ہلاک ہو گئے تھے ان تینوں اشخاص کے قتل کے الزام میں سات مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان میں سے دو سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ملتان ۲۳ مارچ۔ کل رات یہاں فرقہ وار فساد ہو گیا۔ جس میں ۶ اشخاص زخمی ہو گئے ایک شخص شدید زخمی ہوا۔

لاہور ۲۳ مارچ۔ پنجاب یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کا ایک ہنگامی اجلاس آج منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اس سال ایم اے کے دو امتحان ہوں۔ ایک امتحان ماہ اپریل میں۔ اور دوسرا ماہ جون میں ہوگا۔ طلبہ کو یہ اختیار دیدیا گیا ہے وہ چاہیں پہلے امتحان میں شامل ہوں۔ اور چاہیں دوسرے امتحان میں۔ اگر وہ اپریل کے امتحان کی فیس ادا کر چکے ہوں۔ تو زائد امتحان کے لئے کوئی زائد فیس نہیں لی جائے گی۔

واشنگٹن ۲۲ مارچ۔ برطانیہ بھی امریکہ کا ہم نوا ہو گیا ہے۔ کونسل کے مستقل برطانی ممبر سر الیگزانڈر کیڈوگن کو برطانی نقطہ نگاہ سے آگاہی حاصل ہو چکی ہے۔ کہ روس نے سوویٹ یونین کی جو مہلت طلب کی ہے وہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہو سکتی۔ برطانیہ اس نظریہ کا موید ہے کہ روس نے دول ثلاثہ کے میثاق کی خلاف ورزی کی ہے۔ جس کی رو سے روسی فوجوں کو ۲ مارچ تک سرزمین ایران سے چلا جانا چاہیے تھا۔

طہران ۲۲ مارچ۔ کردوں کے ایک لیڈر آجکل طہران میں ہیں۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ ایران کی سرکاری فوج اور کردوں کے درمیان ماکیز سردشت اور بنہ کے آس پاس لڑائی ہو رہی ہے۔ پہلا مقام تبریز سے ۲۵ میل جنوب کی طرف ہے۔ دوسرا اسی علاقہ میں عراقی سرحد سے متصل اور تیسرا تبریز سے ۱۴۵ میل جنوب کی طرف ہے۔ اس لڑائی میں عراق سے آئے ہوئے کرد بھی حصہ لے رہے ہیں۔ مہاآباد کا سارا علاقہ حکومت طہران کے سلوک سے مطمئن نہیں ہے سرکاری عہدہ داروں کو تین ماہ سے تنخواہ نہیں ملی۔

نینی تال ۲۲ مارچ تبت کے بعض لوگوں نے مغربی تبت میں ضلع الموڑہ کے سوداگروں سے ۷۵ گھوڑے اور ۷۰ بکے چھین لئے۔ یہ واقعہ پچھلے کاروباری موسم میں ہوا۔ نقصان کا اندازہ ۵۰ ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔ سوداگروں نے برطانوی وکیل التجارت سے شکایت بھی کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

رنگون ۲۲ مارچ۔ کل لیجسلیٹو کونسل میں ہوم ممبر حکومت برما نے بتایا۔ کہ گورنر برما سے باما سابق وزیر اعظم برما کو رہا کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تک حکومت برما کو باما کی رہائی کے متعلق کوئی اطلاع نہیں ملی۔

کلکتہ ۲۳ مارچ۔ مولانا ابو الکلام آزاد صدر کانگرس ۳ اپریل کو وزارتی وفد سے ملاقات کریں گے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ جونہی ضرورت پڑے گی۔ میں ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ دہلی میں بلاؤں گا۔ تمام ممبران ورکنگ کمیٹی کو آپ نے آگاہ کر دیا ہے۔ کہ وہ مختصر نوٹس پر دہلی آنے کے لئے تیار رہیں۔

کلکتہ ۲۲ مارچ معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال آسام ریلوے کے سات ہزار مزدوروں نے راشن میں کمی کرنے کے خلاف پر وٹسٹ کے طور پر ہڑتال کر دی۔

ماسکو ۲۳ مارچ۔ روسی سرکاری اخبار ازویسٹیا کا لنڈنی نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ برٹش حکومت ہندوستان کی صورت حالات سے بہت پریشان ہو رہی ہے۔ روزمرہ کے نئے واقعات روز بروز اس پریشانی میں اضافہ کا موجب بن رہے ہیں۔